سرکاری رپورٹ (مباحثات)

پینتیسواں اجلاس

بلوچستان صوبائی اسمبلی

اجلاس منعقدہ **29** / مارچ 2021ء بروز سوموار بمطابق **14** شعبان المعظم 1442 ہجری۔

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
1	تلاوت قرآن پاک اور ترجمہ۔	3
2	رخصت کی درخواستیں۔	21
3	سرکاری کارروائی برائے قانون سازی۔	23
4	ایوان کی کارروائی۔	25
5	مورخہ 24 مارچ 2021ء کی اسمبلی نشست میں باضابطہ شدہ تحریک التوا نمبر **1** پر بحیثیت مجموعی عام بحث۔	25

جلد 35 ☆☆☆ شمارہ 4

ایوان کے عہدیدار

اسپیکر۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔میر عبدالقدوس بزنجو

ڈپٹی اسپیکر۔۔۔۔۔۔۔ سردار بابر خان موسیٰ خیل

ایوان کے افسران

سیکرٹری اسمبلی۔۔۔۔۔۔۔۔۔جناب طاہر شاہ کاکڑ

اسپیشل سیکرٹری (قانون سازی)۔۔جناب عبدالرحمٰن

چیف رپورٹر۔۔۔۔۔۔جناب مقبول احمد شاہوانی

☆☆☆

بلوچستان صوبائی اسمبلی کا اجلاس

مورخہ **29**/مارچ 2021ء بروز سوموار بمطابق **14** شعبان المعظم 1442 ہجری، بوقت شام 5 بجکر 30 منٹ پر زیر صدارت جناب قادر علی نائل، چیئر مین، بلوچستان صوبائی اسمبلی ہال کوئٹہ میں منعقد ہوا۔

جناب چیئر مین: السلام علیکم! کارروائی کا آغاز باقاعدہ تلاوت قرآن پاک سے کیا جاتا ہے۔

تلاوت قرآن پاک وترجمہ۔

از

حافظ محمد شعیب آخوندزادہ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

یَّوۡمَ تَبۡیَضُّ وُجُوۡہٌ وَّتَسۡوَدُّ وُجُوۡہٌ ۚ فَاَمَّا الَّذِیۡنَ اسۡوَدَّتۡ وُجُوۡهُهُمۡ ۟ اَکَفَرۡتُمۡ بَعۡدَ اِیۡمَانِکُمۡ فَذُوۡقُوا الۡعَذَابَ بِمَا کُنۡتُمۡ تَکۡفُرُوۡنَ ﴿۱۰۶﴾ وَاَمَّا الَّذِیۡنَ ابۡیَضَّتۡ وُجُوۡهُهُمۡ فَفِیۡ رَحۡمَۃِ اللّٰہِ ؕ هُمۡ فِیۡهَا خٰلِدُوۡنَ ﴿۱۰۷﴾ تِلۡکَ اٰیٰتُ اللّٰہِ نَتۡلُوۡهَا عَلَیۡکَ بِالۡحَقِّ ؕ وَمَا اللّٰہُ یُرِیۡدُ ظُلۡمًا لِّلۡعٰلَمِیۡنَ ﴿۱۰۸﴾

﴿پارہ نمبر ۴ سُوۡرَۃُ آل عمران آیات نمبر ۱۰۶ تا ۱۰۸﴾

ترجمہ: بِسمِ اللہِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیم جس دن کہ سفید ہونگے بعضے منہ اور سیاہ ہونگے بعضے منہ سو وہ لوگ کہ سیاہ ہوئے منہ اُن کے، اُن سے کہا جائے گا کیا تُم کافر ہوگئے ایمان لا کر، اَب چکھو عذاب بدلہ اُس کفر کرنے کا۔ اور وہ لوگ کہ سفید ہوئے منہ اُن کے سو رحمت میں ہیں اللہ کی وہ اُس میں ہمیشہ رہیں گے۔ یہ حکم ہیں اللہ کے ہم سُناتے ہیں تُجھ کو ٹھیک ٹھیک اور اللہ ظلم کرنا نہیں چاہتا خلقت پر۔ صَدَقَ اللّٰہُ الۡعَظِیۡم۔

جناب چیئر مین: جزاک اللہ، وقفہ سوالات کی طرف جاتے ہیں، کارروائی شروع کرلیں پھر اُس کے بعد آگے چلتے ہیں۔ جی ملک نصیر صاحب۔

ملک نصیر احمد شاہوانی: بسم اللہ الرَّحمٰن الرَّحیم۔شکریہ جناب چیئر مین صاحب! میرے خیال میں یہ ایک ایسا مسئلہ ہے کہ آج سے ایک دو ماہ قبل بھی point of order پر بھی اور اُس کے علاوہ توجہ دلاؤ نوٹس پر بھی اسمبلی میں پیش ہوتا رہا ہے۔ آج آپ کی اِس اسمبلی کے سامنے جتنے بھی علاقوں کو جس طرح seal کیا گیا ہے اُس کے باوجود اگر یہاں سینکڑوں لوگ موجود ہیں تو اُس کی بڑی وجہ یہی ہے کہ ایک اہم مسئلہ اُن کو اِس دروازے تک پہنچاتا ہے۔ point of order پر بھی، توجہ دلاؤ نوٹس پر بھی زمینداروں کے مسئلے پر، زمینداروں کی بجلی بند کی جاتی ہے، دس دن بند کی جاتی ہے، پانچ دن بند کی جاتی ہے، اُس کے بعد بجلی کھول دی جاتی ہے اور پھر بند کردی جاتی ہے۔ اور گزشتہ دو ماہ کے دوران چار دفعہ یہ پریکٹس کی گئی ہے۔ پہلی دفعہ جب بجلی بند کی گئی جناب چیئر مین صاحب! دس دن کے لیے، اُس وقت ہماری گندم کا سیزن تھا گرم علاقوں میں جس طرح خاران، واشک، آواران، خضدار اور نال یہ گرم علاقوں کو نقصان پہنچایا گیا عین سیزن کے دوران۔ اب مارچ ہے اور پورے بلوچستان میں پنیری لگ رہی ہے، باغوں کو پانی دیا جارہا ہے۔ پھر گزشتہ پانچ دنوں سے، پہلے تو چھ گھنٹے کو تین گھنٹے کردیا گیا پھر تین گھنٹے کو دو گھنٹے۔ اور کل سے صرف ایک گھنٹہ پورے بلوچستان میں بجلی اِس لیے دی جارہی ہے کیونکہ صوبائی حکومت نے وعدہ کیا تھا اِسی Floor پر آج اِس نشست پر خلیل جارج بیٹھے ہوئے ہیں، اِس پر دنیش صاحب بیٹھا کرتے تھے، آج وہ سینٹر بن چکے ہیں، غلط بیانی کرکے، اُنہوں نے اِسی Floor پر وعدہ کیا کہ ہم دو تین دن میں یہ پیسے جو پانچ ارب روپے ہیں کیسکو کے حوالے کردیں گے۔ اُس کے بعد پھر دوبارہ بجلی بند کردی گئی۔ پھر point of order پر ہمارے وزیر خزانہ نے بھی یہی تسلی دی کہ ہماری میٹنگ ہورہی ہے، بہت جلد یہ پیسے حوالے کریں گے۔ اب بات اِس نہج پر پہنچ چکی ہے کہ اِس وقت پانچ دن میں بہت سارے علاقوں میں جہاں پنیری لگے ہوئے ہیں، جہاں۔۔۔(مداخلت) مَیں بات کرلوں۔

جناب چیئر مین: سردار صاحب! بات کرنے دیں۔ آپ بیٹھیں مَیں بتاتا ہوں۔

ملک نصیر احمد شاہوانی: جناب چیئر مین صاحب! بات یہ ہے کہ اب پانچویں دفعہ بجلی بند کردی گئی ہے۔ یہ ہمارا سیزن ہے۔ اب اگر مزید پانچ دن اِس بلوچستان کی بجلی بند کردیں اور اُس کے بعد آپ ہمیں پورا مہینہ بجلی دے دیں، پورا سال بجلی دے دیں، پھر یہ ہمارے کسی کام کی نہیں ہے۔ بدقسمتی یہ ہے کہ یہ بجلی نہ صرف زمیندار استعمال کرتے ہیں بلکہ جتنے بھی ٹیوب ویلز ہیں آپ کے سارے مالدار، اُن کے مال مویشی اِنہی ٹیوب ویلز سے پانی

پیتے ہیں۔اور even جناب چیئر مین صاحب! آپ کوئٹہ کی مثال لے لیں، ہزارہ ٹاؤن کی طرف صبح سے شام تک ہزاروں ٹینکر اِنہی ٹیوب ویلوں سے، جس حلقے سے آپ تعلق رکھتے ہیں اگر ایک چھوٹے سے area میں اگر ایک ہزار سے زیادہ ٹینکر نہیں آتے تو پھر آپ ہمیں کہہ دیں۔ایک تو یہ حکومت کی ذمہ داری ہے کہ لوگوں کو پینے کا صاف پانی دے، آپ کے PHE میں اربوں روپے خرچ ہوتے ہیں۔اُس کے باوجود اگر کوئٹہ میں 80% لوگ وہ ٹینکر مافیا کے رحم وکرم پر ہیں تو باقی بلوچستان میں کیا حالت ہوگی؟ اِس وقت جناب چیئر مین صاحب! بلوچستان میں سمجھو کربلا کا میدان ہے، بالکل یزید کی حکومت میں جس طرح پانی بند کردیا گیا، پانچ دن سے اِس گرم موسم میں پانی بند کردیا گیا ہے مُردوں کو غسل دینے کے لیے بھی پانی نہیں ہے۔زمینداروں نے خود بہت سارے علاقوں میں ہڑتال کی ہے جناب چیئر مین صاحب۔اُنہوں نے روڈ بلاک کئے،کل کے لیے بھی اُنہوں نے ہڑتال کی کال دی ہوئی تھی۔چونکہ مَیں زمینداروں کا چیئر مین بھی ہوں، اُنہوں نے یہی کہا کہ اگر آپ لوگ ہڑتال کا اعلان نہیں کرتے، ہماری بجلی بحال نہیں ہوتی۔اور ہمیں اِس بات کا باوَر نہیں کیا جاتا کہ آپ کی بجلی بار بار بند نہیں ہوگی۔تو پھر اس کے بعد ہم جانے اور ہمارا کام، ہم نے بڑی مشکل سے۔جناب چیئر مین صاحب! کل کچھ علاقوں میں ہڑتال تھی وہ ہم نے مؤخر کردی ہے۔اور ہم آپ کو یہ گوش گزار کرنا چاہتے ہیں کہ اِس وقت بلوچستان کے تقریباً 50 ہزار ٹیوب ویلز، 30 ہزار سبسڈی پر اور 20 ہزار مزید ٹیوب ویلز اس وقت بند ہیں۔یہاں کربلا کا سماں ہے۔اور اگر یہ بجلی آج شام تک بحال نہیں کی جاتی تو مورخہ یکم اپریل 2021ء سے بلوچستان بھر میں، مَیں call دیتا ہوں زمیندار ایکشن کمیٹی کی طرف سے کہ پہیہ جام ہڑتال ہوگی، قومی شاہراہوں پر۔جناب چیئر مین صاحب! ایک بات اَور بھی مَیں گوش گزار کرنا چاہتا ہوں، ہمارے زمیندار اِس دروازے پر بیٹھے ہیں، لاٹھی بردار پولیس والے کچھ کھڑے ہیں۔مَیں یہ بھی کہتا ہوں کہ اگر خدانخواستہ اِن پر کوئی لاٹھی چارج ہوتا ہے اِن کو گرفتار کیا جاتا ہے پھر آپ مجھے بھی گرفتار سمجھیں بحیثیت ایک MPA، بحیثیت ایک نمائندہ۔تو پھر یہ ہے کہ وہ یکم تاریخ والی پہیہ جام ہڑتال کل ہوگی یہ ہمارا فیصلہ ہو چکا ہے۔بدقسمتی یہ ہے کہ جناب چیئر مین صاحب! کیسکو اپنے واجبات کی وصولی کے لیے زمینداروں کو اربوں روپے کے نقصانات پہنچا رہی ہے۔آپ نے خود دیکھا دو سال قبل بجلی بند ہوئی اسی پیاز کے سیزن میں۔پھر ہم نے یہاں نو، دس اور بارہ ہزار تک بوری خریدی۔وہ ایران سے بھی آتے تھے اور انڈیا سے بھی۔جناب چیئر مین صاحب! صرف ہم نے 15 دن بجلی بند کردی اُس سیزن میں۔آج پھر 2 سال پہلے جو ٹماٹر کے سیزن میں بھی یہی ہوا کہ زمینداروں نے جب پنیری لگائے آپ نے بجلی بند کردی۔تین چار سو روپے تک ہم نے ایک کلو خریدا۔آپ کے اِس شہر میں لوگوں نے ایک تو

یہ ہے کہ حکومت جب لوگوں کو روزگار نہیں دے سکتی۔ بلوچستان کے 80 فیصد لوگوں کا ذریعہ معاش مالداری یا زمینداری سے ہے اور یہاں رکھا کیا ہے؟ جناب چیئرمین صاحب! آج ہر شخص سراپا احتجاج ہے۔

جناب چیئرمین: شکریہ ملک صاحب آپ کا مؤقف آ گیا۔

ملک نصیر احمد شاہوانی: جناب چیئرمین صاحب! دیکھیں آج اِس ایوان کی کارروائی اُس وقت چلے گی جب اِس ایوان میں آپ کا یہ وزیر خزانہ ہے جو تسلی بخش کوئی جواب نہیں دیتا۔۔۔(ڈیسک بجائے گئے) اُس وقت تک زمیندار نہیں اُٹھیں گے۔ یہ فیصلہ ہے جناب چیئرمین صاحب! اور نہ اِس اسمبلی کا اجلاس چلے گا۔ اور اِس سے بڑھ کر بلوچستان میں اِس وقت کوئی بڑا مسئلہ نہیں ہے۔

جناب چیئرمین: شکریہ۔

ملک نصیر احمد شاہوانی: جب پورے بلوچستان میں پانی نہیں ہے جناب چیئرمین صاحب! آپ دیکھ رہے ہیں کہ اس چوراہے پر زمیندار بیٹھے ہوئے ہیں دوسرے چوراہے پر کلرکس بیٹھے ہوئے ہیں۔ تیسرے چوراہے پر ٹیچرز بیٹھے ہوئے ہیں اور چوتھے چوراہے پر سریاب روڈ کے متاثرین بیٹھے ہوئے ہیں۔ جناب چیئرمین صاحب! ہر شخص جان چھڑاتا ہے، ہر شخص میرے خیال میں یہاں جوابدہ ہے۔ مَیں کہتا ہوں جناب چیئرمین صاحب اگر یہ حکومت نہیں چل سکتی اِس میں اتنی اہلیت نہیں ہے یہ لوگوں کے مسائل حل نہیں کر سکتی تو کم از کم آج اخلاقی طور پر اِس کے کسی بڑے کو اُٹھ کر اِس فورم پر اِس بات کا اظہار کرنا چاہیے کہ ہم ناکام ہو چکے ہیں۔ آج کونسا چوراہا خالی ہے؟ تمام راستے بند ہیں۔ میں سریاب سے ہوتا ہوا 4 گھنٹے میں اسمبلی پہنچا ہوں۔ ڈبل روڈ سے ہاکی چوک تک راستہ بند ہے اِس طرف سے بند ہے میں سرینا ہوٹل کی طرف سے چل کے پہنچا ہوں۔ جب اِس صوبے کے دارالحکومت کی جناب چیئرمین صاحب یہ حالت ہے یہ کیسی حکومت ہے؟ ہر شخص اسمبلی کے سامنے پہنچتا ہے یا وہ خود کشی کے لئے یہاں آ کر اپنے اوپر تیل چھڑکتا ہے اس وقت اُس کی کوئی سنتا نہیں ہے۔ یا تو کوئی 11 ہزار کے کھمبے پر چڑھ کر لوگ اُس کو زبردستی اُتار دیتے ہیں۔ اُس کے بعد حکومت بیٹھ کر گیارہ گیار گھنٹے ہماری اِس کابینہ کا اجلاس جاری رہتا ہے۔ میں کہتا ہوں کہ کونسا ایسا مسئلہ ہے؟ جب آپ ملازمین کو وزیر اعلیٰ کا یہ ٹویٹ ہے کہ ہم ملازمین کو کچھ دے نہیں سکتے ہمارے ساتھ پیسے نہیں ہیں۔ گزشتہ جو آپ کا بجٹ پیش ہوا آپ نے 34 سے 35 ارب روپے لیپس کیے۔ اِس سال بھی ایسے ہونے جا رہا ہے۔ 42 ہزار آپ کے جناب چیئرمین!

جناب چیئرمین: ملک صاحب! بہت شکریہ آپ کا مؤقف سامنے آ گیا ہے۔ بس ابھی آپ کو موقع دیا۔ آپ نے 15 منٹ بات کی ہے۔۔۔(مداخلت)

ملک نصیر احمد شاہوانی: جناب چیئرمین صاحب! آپ سُن لیں۔ آپ سُن لیں جناب چیئرمین صاحب! ۔۔۔(مداخلت۔شور)

جناب احمد نواز بلوچ: جناب چیئرمین! یہ اتنا بڑا اہم issue ہے آپ بات سُن لیں۔

جناب چیئرمین: نہیں بات تو آ گئی ہے ناں۔ مؤقف تو سامنے آ گیا ہے ناں۔۔۔(مداخلت) مجھے بات کرنے تو دیں۔ اِس طرح مَیں پھر بولنے نہیں دوں گا۔ اگر آپ لوگ discipline برقرار نہیں رکھیں گے پھر میں بولنے نہیں دونگا۔۔۔(مداخلت)

ملک نصیر احمد شاہوانی: جناب چیئرمین صاحب! آپ میری بات سنیں۔۔۔(مداخلت)

جناب چیئرمین: سلیقے اور طریقے سے بات ہوگی۔

ملک نصیر احمد شاہوانی: جناب چیئرمین! میں دو چار باتیں کر کے حکومت سے اِس کا جواب چاہتا ہوں۔

جناب چیئرمین: بالکل صحیح ہے۔

ملک نصیر احمد شاہوانی: اُس کے بعد اگر اُس کا جواب تسلی بخش ہوگا اگر وہ مطمئن کر سکے گا اگر وہ ہاں ہوگا تو پھر ہم بیٹھیں گے اِس اسمبلی کی کارروائی کو چلنے دیں گے۔ اگر وہ جس طرح پچھلی دفعہ اُس نے اِس اسمبلی میں کبھی بات کو اِدھر پھینکا کبھی اُدھر پھینکا۔ ہمارا احتجاج بھی جاری رہے گا۔۔۔(مداخلت)

جناب چیئرمین: صحیح ہے۔ جی حکومتی مؤقف اِس حوالے سے؟۔۔۔(مداخلت) بات سُنیں! پہلے اِس کا جواب سُنیں حکومت کی طرف سے جو مؤقف ہے، آپ کو موقع دوں گا۔

سردار عبدالرحمٰن کھیتران (وزیر محکمہ خوراک و بہبود آبادی): ایسے نہیں ہوگا چیئرمین صاحب! آپ نے فلور اِدھر دیا ہے انکی تقریر ہو چکی ہے ہمارا مؤقف سُنیں۔۔۔(مداخلت) ایسے نہیں چلے گا۔

جناب چیئرمین: اپوزیشن کا مؤقف سامنے آ گیا ہے، زمینداروں کے حوالے سے سب کچھ clear ہو گیا۔

وزیر محکمہ خوراک و بہبود آبادی: ہم quorum توڑ دیں گے روتا رہے پھر جو کرتے ہو کر دو۔۔۔ (مداخلت) چیئرمین صاحب! بات سُنیں۔۔۔(مداخلت)

جناب چیئرمین: آپ لوگ بیٹھ جائیں۔

وزیر محکمہ خوراک و بہبود آبادی: زمیندار ایسوسی ایشن کے چیئرمین نے اپنا مؤقف دے دیا ہے، ختم۔۔۔(مداخلت۔شور)

جناب چیئرمین: ایک منٹ بیٹھ جائیں۔۔۔(مداخلت۔شور) بیٹھ جائیں۔ میں رولنگ دے رہا ہوں۔

مجھے احساس ہے، مسائل کا مجھے علم ہے۔۔۔(مداخلت) یہ معاملہ clear ہے، اپوزیشن کا مؤقف سامنے آ گیا ہے۔۔۔(مداخلت) اپوزیشن کا مؤقف سامنے آ گیا ہے، مجھے رولنگ دینے دیں۔

وزیر محکمہ خوراک و بہبود آبادی: آپ کو بھی پتہ ہے کہ اہم ہے۔ ایک یہ زمیندار نہیں ہیں ہم بھی زمیندار ہیں۔ یہ زبردستی آپ سے فلور لے رہے ہیں، ایسے غلط ہے۔۔۔(مداخلت۔شور)

جناب نصراللہ خان زیرے: جناب چیئرمین! یہاں آپ کے سامنے۔۔۔(مداخلت۔شور)

جناب چیئرمین: مجھے بات کرنے دیں ۔۔۔(مداخلت۔شور) آپ لوگ بیٹھ جائیں۔۔۔۔(مداخلت۔شور) صحیح ہے۔ مجھے تو رولنگ دینے دیں۔ مجھے معلوم ہے، اس سارے معاملے کا مجھے علم ہے۔ ۔۔۔(مداخلت۔شور) بیٹھ جائیں order in the House

(اِس مرحلہ پر اپوزیشن اراکین اپنی اپنی نشستوں سے اُٹھ کر سیکرٹری اسمبلی کے ڈیسک کے سامنے کھڑے ہو گئے)۔۔۔(مداخلت۔شور)

جناب چیئرمین: بیٹھ جائیں آپ لوگ۔۔۔(مداخلت۔شور) .order in the House سنیں گے طریقہ سے سلیقہ سے، یہ شور شرابہ کس چیز کا؟۔۔۔(مداخلت) مجھے رولنگ دینے دیں۔ مجھے احساس ہے۔ مجھے رولنگ دینے دیں مجھے احساس ہے سارے مسائل کا علم ہے۔ تو مجھے repeat کرنے دیں۔ آپ مجھے رولنگ دینے دیں۔۔۔(مداخلت۔شور) نہیں سارے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ ایک طریقہ سے کریں۔ چلو آپ لوگ جائیں میں دے دیتا ہوں۔ جی اصغر ترین پانچ منٹ۔۔۔(مداخلت۔شور) پانچ منٹ صرف اصغر ترین صرف پانچ منٹ بولیں۔

جناب اصغر علی ترین: جناب چیئرمین صاحب! ہمیں افسوس اور دُکھ ہوتا ہے کہ یہ ذمہ دار۔۔۔(مداخلت) جناب چیئرمین صاحب! ہمیں افسوس ہے، ہمیں دُکھ ہو رہا ہے کہ آپ نے۔۔۔(مداخلت۔شور) آج سے چار ماہ قبل ہمارے زمیندار حضرات احتجاج کر رہے تھے۔ اُنہوں نے CM سیکرٹریٹ کے سامنے احتجاج کیا۔۔۔(مداخلت۔شور) اور اُس احتجاج کے دوران حکومت پارٹی کے۔۔۔(مداخلت) ایک حکومتی پارٹی کے وزراء آئے تھے ان میں سے ایک وزیر نے یہ کہا تھا میں آپ کے مسئلے مسائل حل کر دوں گا میں ایک کمیٹی تشکیل دوں گا۔ اور وہ کمیٹی جام صاحب کے ساتھ بیٹھے گی زمیندار کے مسئلے حل کریگی۔ یہ کس کا مؤقف تھا چار مہینے پہلے؟ انجینئر زمرک صاحب کا مؤقف تھا record موجود ہے جناب اسپیکر صاحب۔ آج دیکھیں چار مہینے کے بعد، یہ چار مہینے گزر گئے کسی بھی وزیر موصوف نے نہ کمیٹی بُلائی نہ اس کو جام صاحب کے ساتھ بٹھایا نہ حکومت کے ساتھ

بٹھایا، نہ اُنکے مسئلے مسائل سُنے ۔ کتنے افسوس اور دُکھ کی بات ہے۔اور آج جناب اسپیکر صاحب! ہمارے سفید رِیش لوگ ، ہمارے معتبرین جو علاقے کے معتبرین ہیں، جو گاؤں کے معتبرین ہیں،جس میں بڑے اچھے سفید رِیش لوگ ہیں آج وہ سڑکوں پر بیٹھنے پر مجبور ہیں۔اور وہ کس لیے مجبور ہیں جناب اسپیکر صاحب؟ آج 24 گھنٹے میں ہمیں صرف ایک گھنٹہ بجلی مل رہی ہے جناب اسپیکر صاحب! نہ ہمارے پاس پینے کا پانی ہے نہ ہمارے پاس وضو کرنے کا پانی ہے اور نہ ہی ہمارے پاس فصلوں کے لیے پانی ہے۔ جناب اسپیکر صاحب! اگر یہ تسلسل جو کہ 24 گھنٹے میں صرف ایک گھنٹہ بجلی مل رہی ہے۔مزید پانچ دن یہ چلتا رہا تو ہماری فصلیں تباہ ہو جائیں گی ہمارے باغات تباہ ہو جائیں گے۔ جناب اسپیکر! اسی فلور پر دنیش نے کہا تھا کہ جی میں نے توجہ دلاؤ نوٹس پر کہا تھا کہ جی زمینداروں کا مسئلہ ہے۔

جناب چیئرمین: صحیح ہے یہ تو آپ لکھ کر کے دے دیں۔آپ سب کی باتیں ایک ہی ہیں۔تو کھڑے ہونے کی کیا ضرورت ہے۔آپ بار بار دنیش کا نام لے رہے ہیں۔

جناب اصغر خان ترین: جناب اسپیکر! اُس کے بعد میٹنگ ہوئی اس میں اسپیکر صاحب بھی موجود تھے۔

جناب چیئرمین: مجھے معلوم ہے۔

جناب اصغر خان ترین: بابر صاحب موجود تھے۔ یہ طے ہوا دنیش نے اسمبلی کے فلور پر کہا کہ پانچ ارب روپے ہم کیسکو کو دینگے اُس کے بعد۔ہم نے کہا کہ ٹھیک ہے معاملہ حل ہو گیا ہم نے اسمبلی فلور پر بات کی ہے۔ہم نے نہ جذبات دکھائے نہ احتجاج کیا نہ کچھ کیا۔اُس کے بعد پچھلے سیشن میں وزیر خزانہ ظہور بلیدی صاحب ہمارے محترم ہیں اور وہ کہتے ہیں کہ جی مجھے تو علم ہی نہیں ہے۔ یہ کیسی حکومت ہے یہ کیسے لوگ ہیں؟۔ جناب! ایک بندہ کہتا ہے کہ جی ہم 5ارب روپے دینگے اور وزیر موصوف کہتے ہیں کہ مجھے علم ہی نہیں ہے۔آج جناب اسپیکر! سفید رِیش زمیندار حضرات اسمبلی کے باہر بیٹھے ہوئے ہیں اپنا حق مانگ رہے ہیں۔پچھلے بجٹ میں آپ نے 34ارب روپے لیپس کر دیئے۔

جناب چیئرمین: ایک کمیٹی بناتے ہیں۔

جناب اصغر خان ترین: جناب اسپیکر صاحب! پچھلے بجٹ میں حکومت کے 24ارب روپے لیپس ہوئے۔ اس بجٹ میں میرے خیال سے 50 سے 60ارب روپے تک لیپس ہونے جا رہا ہے۔آپ پیسے کیوں لیپس کرتے ہیں عوام کو دے دیں کیسکو کو دے دیں اس سے آپ عوام کو سہولیات دیں۔

جناب چیئرمین: صحیح ہے۔

جناب اصغر خان ترین: جناب اسپیکر صاحب! ہمارے لوگ مر رہے ہیں تڑپ رہے ہیں، زمیندار تڑپ رہے ہیں۔ آج سفید رِیش لوگ مجبور ہو کر سڑک پر آ کر بیٹھ گئے ہیں۔ جب تک وزیر خزانہ کی طرف سے ہمیں تسلی بخش جواب نہیں ملتا ہم اسمبلی کو نہیں چلنے دیں گے جناب اسپیکر صاحب! ہم کارروائی نہیں چلنے دینگے۔

جناب چیئرمین: آپ اس طرح بات نہیں کر سکتے آپ threat نہیں کر سکتے۔ آپ بیٹھ جائیں۔۔۔ (مداخلت۔شور)۔ .Order in the House please پہلے کمیٹی بناتے ہیں اُس کے بعد پھر۔ آپ لوگ بات کر لیں پھر۔ ملک نصیر شاہوانی صاحب! ایک دو، آپ لوگ جائیں، سردار کھیتران صاحب بھی ساتھ جائیں۔ پہلے جا کے اُن سے مِل لیں۔ حکومتی مؤقف بھی آنے دیں۔۔۔ (مداخلت) جی ظہور بلیدی صاحب!

میر ظہور احمد بلیدی (وزیر محکمہ خزانہ): جناب اسپیکر! جس issue کی طرف ہمارے معزز دوستوں نے جو بات کی۔ definitely زمینداروں کا مسئلہ پورے بلوچستان کا ہم سب کا ہے۔ اگر اُن کو نقصان ہوگا تو یہ ہمارے لیے بھی اچھی بات نہیں ہے اور یہ ہمارے ہی لوگ ہیں۔ اور بلوچستان کی ہماری اکثریت وہ زمینداری پر مشتمل ہے۔ اتنی بڑی زمینداری تو نہیں ہے لیکن چھوٹی موٹی جو بھی ہے۔ جناب اسپیکر صاحب! سب سے پہلے میں آپ کے توسط سے دوستوں سے گزارش کرتا ہوں کہ ہمیں جس طرح عوام نے یہاں ایک ذمہ داری دے کر بٹھایا ہوا ہے۔ تو ہمیں چاہیئے کہ ہم اُسی کے مطابق اسمبلی کے جو rules and regulations کے تحت چلائیں تو زیادہ بہتر ہے۔ جناب اسپیکر! جہاں تک بات آ گئی کیسکو کی۔ تو کیسکو حکومت بلوچستان کا کوئی ذیلی ادارہ نہیں ہے۔ basically یہ اب ڈیسکو کمپنی کا ایک حصہ ہے۔ جو کمپنی موڈ میں بجلی سپلائی کرتی ہے لوگوں کو۔ اور اُس کے تحت وہ جو بھی اُس کا بل وغیرہ لیتے ہیں۔ ایک پروگرام شروع ہوا تھا کہ بلوچستان کے زمیندار وہ بڑے غریب ہیں۔ اور وہ زمینداری کے فروغ کے لیے سولر ٹیوب ویل سسٹم جن پر ایک rate fix کیا گیا تھا۔ اُس میں کچھ حصہ گورنمنٹ آف بلوچستان نے دینا ہے اور کچھ حصہ فیڈرل گورنمنٹ نے دینا ہے۔ اُس کے تحت ایک ٹرانسفارمر کسی زمیندار کے لئے لگایا تھا اور مہینے کے پانچ ہزار اور شاید بعد میں دس ہزار روپے ہو گئے تھے۔ اُس کے تحت ایک سلسلہ چلتا رہا، تقریباً دس ہزار کے قریب زمیندار ہیں۔ اب مسئلہ یہاں کھڑا ہوا کہ کیسکو نے اُس کے جتنے بھی line losses تھے اُس نے اُنہی زمینداروں پر ڈالنا شروع کر دیے جس کی وجہ سے اُس کا بل بہت زیادہ بڑھ گیا تقریباً کوئی 24 سے 25 ارب روپے اُن کا بل آ گیا ہے۔ تو اُن کے ساتھ گورنمنٹ آف بلوچستان کی دو تین نشستیں ہوئی ہیں اُن میں خصوصاً جو اُن کے وفاقی وزیر صاحب آئے تھے سیکرٹری واپڈا بھی آئے ہوئے تھے اور یہاں کیسکو کے ذمہ داران بھی تھے۔ تو ہمارا مؤقف یہ تھا کہ جی آپ کا جو irregular اور

جو uninterrupted نظام ہے اُس کو بہتر کریں۔ کیونکہ اس نظام کے تحت آپ جو بھی line losses آپ کے ہیں آپ گورنمنٹ کے اداروں پر ڈال رہے ہیں۔ آپ ہمارے زمینداروں پر ڈال رہے ہیں پھر وہ بل خود بخود ہمیں آرہا ہے فیڈرل گورنمنٹ کو جارہا ہے۔ تو یہ کوئی طریقہ نہیں ہے کہ ہم اپنے وسائل آپ کو دیتے رہے ہیں۔ آپ کا اپنا کام ہے تو ابھی تک اِن کے درمیان ہمارے انرجی ڈیپارٹمنٹ اور کیسکو کے درمیان بات طے نہیں ہوئی ہے۔ ایک بار بات یہاں آگئی تھی کہ جو بھی ہمارے زمیندار ہیں جن کو ٹرانسفارمر لگا کے کیسکو نے حکومت کی طرف سے دیے ہوئے ہیں۔ اُن کو ہم with the passage of time اُن کو solarization میں change کر لیتے ہیں۔ لیکن وہ ابھی تک کامیاب نہیں ہوئے ہیں۔ تو جناب اسپیکر! دیکھیں گورنمنٹ کو جو اُن کے dues ہیں وہ دینے میں کوئی قباحت نہیں۔ ہم اِدھر اُدھر کر کے کہیں نہ کہیں سے adjust کرلیں گے۔ لیکن پہلے تو یہ ascertain کریں کہ کیسکو کے ساتھ بیٹھیں کہ جی dues کتنے ہیں؟۔ ہم آپ کو کتنا دیں؟ تو اس میں اسمبلی اگر کوئی کمیٹی بنانا چاہے تو کوئی کمیٹی بنا دیں ہم کیسکو کے ساتھ بھی بیٹھیں گے۔ ہم انرجی ڈیپارٹمنٹ کے ساتھ بھی بیٹھیں گے۔ اور ایک arbitration role ادا کریں گے اور اِن کا مسئلہ حل کر دیں گے۔

جناب چیئرمین: شکریہ۔

ملک سکندر خان ایڈووکیٹ (قائد حزب اختلاف): جناب! ظہور صاحب نے جو اس وقت بات کی ہے ہوسکتا ہے کہ وہ اپنی جگہ پر ٹھیک ہوں۔ لیکن یہ معاملہ جناب چیئرمین صاحب! فلور پر آچکا ہے۔ یہاں یہ بات ہوئی ہے کہ پانچ ارب روپے اگر ہم اُن کو دینگے تو اُن کی ہمارے ساتھ یہ understanding ہے کہ وہ زمینداروں کو بجلی provide کریں گے۔ اب اگر دوبارہ اس کو پھر کمیٹی، پھر میٹنگز اور پھر سولر۔ اور سولر پتہ نہیں کتنے سال بعد آئے گا پتہ نہیں کہ کیا دُنیا ہوگی۔ اس وقت اِن کا مطالبہ یہ ہے کہ اگر کہ پانچ یا دس دن تک پانی نہ ملا تو جو already seeds ہیں وہ تباہ ہو جائیں گے اُن کی فصلیں تباہ ہو جائیں گی۔ اور اُسکے بعد پورا سال اُن کو پانی دیا جائے وہ زراعت کے لیے فائدہ نہیں ہوگا۔ تو آپ رولنگ دیں یا وہ straight forward statement دیں کہ جی ہم نے پانچ ارب کا commitment اس ہاؤس میں کیا ہے وہ پانچ ارب روپے ہم اُن کو release کر کے دے دیں گے۔ تاکہ پھر ایک بات۔ یہ ابھی چُوں چراں۔ ان چیزوں میں بات نہیں ہوگی۔ دو الفاظ میں یہ کہہ دیں دو الفاظ میں آپ کہہ دیں۔ تو یہ ساری چیزیں آپ کو بھی معلوم ہیں۔ اب ایک دوسرے کو ہم دھوکہ نہیں دے سکتے۔ نہ ہم دھوکہ میں آئیں گے نہ آئندہ کے لیے جو بھی اس ہاؤس کی بزنس

ہوگی اُس میں دھوکے والی بات نہ ہو۔ دو الفاظ میں آپ بتا دیں اس کے بعد پھر مانیں گے۔

جناب چیئرمین: اس میں شک نہیں ہے کہ یہاں یقین دہانی کرائی گئی تھی حکومتی رُکن کی طرف سے کہ پانچ ارب روپے دینے ہیں ملک صاحب صحیح فرما رہے ہیں۔ کہ ہمارے درمیان ایک understanding ہوئی تھی کہ 25,30 ارب آپ دیں گے۔ اچھا میں پڑھ کر سناتا ہوں حکومتی ارکان کے لیے۔ جناب دنیش کمار صاحب فرما رہے تھے کہ جی بالکل بات ہوئی تھی اور ہمارے سیکرٹری انرجی نے باقاعدہ ایک سمری CM بلوچستان کو بھیجی ہے کہ جی پانچ ارب روپے کے واجبات دینے جا رہے ہیں جو 24 ارب ہم پر liability ہیں۔ اس کے لیے بھی ہم تحقیقات کریں گے۔ یہ ابھی کے نہیں ہیں 2002ء سے یہ liabilities چل رہی ہیں۔ یہ ہماری گورنمنٹ کی نہیں ہیں۔ ہماری گورنمنٹ پر ٹیوب ویلز کی مد میں تقریباً 5 ارب کی سبسیڈی ہوگی ہم وہ دینے جا رہے ہیں۔ میں نے کہا کہ ہم نے آ کر وہ سمری initiate کی اور میں نے کہا کہ انشاء اللہ کچھ دنوں میں ہوجائے گی۔ یہ CM صاحب کی طرف سے یقین دہانی ہے جو ریکارڈ پر آ چکی ہے۔ یہ 5 ارب کا issue فنانس منسٹر صاحب یا PHE منسٹر صاحب!۔۔۔(مداخلت) جی آپ بات کرلیں ملک صاحب۔

ملک نصیر احمد شاہوانی: جناب چیئرمین صاحب! گزشتہ حکومت اُنہوں نے بھی پورے پیسے ادا نہیں کیئے تھے لیکن وہ پانچ ارب، چھ ارب سات ارب دیتے رہے۔ چوبیس، پچیس ارب رہے ہیں۔ مقصد QESCO کے اگر QESCO نے 5 ارب زیادہ لگایا ہے 10 ارب روپے زیادہ لگا رہا ہے آپ نے اس کی پوری رقم روک لی ہے اور 4 دفعہ یہ پریکٹس ہو رہی ہے QESCO ہماری بجلی بند کرتی ہے۔ زمیندار کو نقصان پہنچاتا ہے اس کے باغات فصلات خشک کر کے۔ دوسری طرف آپ کی یقین دہانی بھی نہیں ہے زور زبردستی کا بھی روڈ بند ہوتا ہے دو دن کے لیے تین دن کے لیے بجلی چل جاتی ہے پھر بند ہو جاتی ہے۔ جناب اسپیکر صاحب! بیلہ کے پیسے ادا کر دیئے گئے ہیں چودہ سو ٹیوب ویل وہاں بھی سبسیڈی کے چل رہے ہیں۔ انہوں نے تقریباً پچیس ارب 27 کروڑ روپے انہوں نے دے دیے جناب! وہ بلوچستان سے علیحدہ کوئی State نہیں ہے۔ جب آپ بیلہ کے پیسے ہمارے زمیندار بھائی ہیں، دینا چاہیے۔ جس طرح مشرف نے اپنے دور میں اعلان کیا کہ پورے بلوچستان کے جتنے بھی زرعی قرضے ہیں وہ معاف۔ لیکن پھر بعد میں ایک ژوب کو دوسرا قلات کو۔ ابھی جناب چیئرمین! جس طرح ملک صاحب نے کہا ہم State کے اپنے وزیر خزانہ سے جواب چاہتے ہیں، ہاں یا ناں؟ اگر آپ دے سکتے ہیں تو یہاں پہ اعلان کریں اگر نہیں۔۔۔(ڈیسک بجائے گئے) ایک منٹ! میں اپنی بات مکمل کروں۔ اگر نہیں تو یکم اپریل 2021ء کو پورے بلوچستان میں بلوچستان زمیندار ایکشن کمیٹی شاہراہیں بند کریگی۔ اُس

وقت تک نہیں کھولیں گے جب تک یہ مسئلہ حل نہیں ہوتا۔ اور اُس میں اگر کوئی بھی نقصان ہوگا اس کی تمام تر ذمہ داری صوبائی حکومت پہ عائد ہوگی ہم ذمہ دار نہیں ہیں۔

وزیر محکمہ خزانہ: جناب اسپیکر! جس طرح پہلے میں نے اپنے معزز اراکین سے گزارش کی کہ یہ اسمبلی ضابطہ کے تحت چل رہی ہے اور وہ ضابطے ہم نے ہی بنائے ہیں۔ اگر یہ ضابطے پسند نہیں ہیں تو آج اس rules کو change کر دیں کسی اور طرح سے چلانا شروع کر دیں۔ جناب اسپیکر! میں پہلے یہ عرض کر چکا ہوں کہ دیکھیں گورنمنٹ آف بلوچستان اور QESCO کے درمیان ایک جھگڑا چل رہا ہے۔ QESCO نے جتنے اُس کے line-losses ہیں، جتنی اس کی لائن مینوں کی چوریاں ہیں، جتنی بھی ان کی گڑ بڑ ہے، وہ سب اُٹھا کے گورنمنٹ آف بلوچستان پر ڈال دیئے ہیں۔ اب جو پیسے گورنمنٹ آف بلوچستان کے پاس ہیں وہ basically عوام کے پیسے ہیں۔ عوام کے پیسے جب تک ایک حساب سے طے نہیں ہوگا گورنمنٹ آف بلوچستان QESCO کی کتنی مقروض ہے؟ اور کس مد میں کتنا ہے؟ ابھی تک QESCO ہمیں کوئی بہتر جواب نہیں دے سکی ہے۔ چونکہ یہ معاملہ۔۔۔(مداخلت)

جناب چیئرمین: ملک صاحب! اُن کو بات کرنے دیں۔

وزیر محکمہ خزانہ: اسپیکر صاحب! میں جب بول رہا ہوں تو۔۔۔

جناب چیئرمین: اچھا۔ بات کرنے دیں ان کا مؤقف تو سنیں۔

وزیر محکمہ خزانہ: جواب دے رہا ہوں۔

جناب چیئرمین: ایک تو یہ ہے کہ یہ دونوں معاملات فیڈرل کے ہیں QESCO کا بھی انرجی ڈیپارٹمنٹ کا بھی۔

وزیر محکمہ خزانہ: جناب اسپیکر! QESCO کمپنی ہے یہ صوبائی حکومت کا ذیلی ادارہ نہیں ہے۔ جناب اسپیکر میرے معزز رکن۔۔۔

جناب چیئرمین: آپ دونوں بیٹھ جائیں آپ اپنی باری پہ بات کریں۔

ملک نصیر احمد شاہوانی: جناب چیئرمین! یہ اپنی ضد پہ اٹکے رہے، زمینداروں کے جتنے نقصان ہوئے اُس کی ذمہ دار صوبائی حکومت ہے ہم عدالتوں میں claim کریں گے۔۔۔(مداخلت)

جناب چیئرمین: ملک صاحب! بات سنیں please بیٹھ جائیں بات اُس نے ان کی ۔۔۔(مداخلت)

وزیر محکمہ خزانہ: ہر چیز کا کوئی طریقہ ہوتا ہے اس طرح نہیں کہ یہ دھمکیاں دیں کہ ہم یہ کریں گے وہ

کریں گے۔ میں ان کی خدمت میں عرض کر رہا ہوں۔ اگر مجھے پانچ منٹ بولنے دیں ایک تو پہلی بات یہ ہے کہ QESCO حکومت کا کوئی ذیلی ادارہ نہیں ہے۔ اگر اس کے آپ by laws پڑھیں وہ ایک کمپنی ہے۔ RPP کے جو dams ہیں، کہاں کہاں جو اُس کے resources ہیں وہاں سے بجلی لیتی ہے۔ اور پھر جو ہے DESCO through company نیشنل گرِڈ لوگوں کو بجلی پہنچتی ہے۔ پہلے میں عرض کر چکا ہوں دوبارہ بتانے کی ضرورت نہیں ہے۔ اب دیکھیں انہوں نے اپنی ساری چوریاں اپنی گڑ بڑ، تمام معاملات وہ سرکاری اداروں پہ کر دیئے ہیں۔ سرکاری پیسے ہیں میری اپنی ذاتی تو نہیں کہ میں جا کے اٹھا کہ ان کو دے دوں۔ ایک طریقہ کار ہوتا ہے ایک mechanism ہوتا ہے۔ ان کے ساتھ ہم تقریبا کوئی ڈیڑھ دو سال سے بیٹھ رہے ہیں کہ بھئی! QESCO صاحبان ان کے اوپر جو منسٹری ہے آپ آجائیں۔ آپ جو ہیں clear کریں کہ آپ نے کس mechanism کے تحت گورنمنٹ آف بلوچستان کو چوبیس، پچیس ارب کا مقروض بنا دیا ہے۔ جس طرح زمینداروں کے ہمدرد ہمارے بھائی ہیں اسی طرح ہم بھی ہیں۔ ہمارے علاقوں میں بھی زمیندار ہیں ہمارے بھائی ہیں ہمارے معاشرے کا حصہ ہیں۔ ہم انہی سے ووٹ لے کر یہاں بیٹھے ہوئے ہیں ہم بالکل نہیں چاہتے کہ زمینداروں کے خدانخواستہ فصلیں جو ہیں تباہ ہو جائیں۔ برباد ہو جائیں وہ نقصان میں چلے جائیں (مداخلت) میری آخری بات سنیں۔

جناب چیئرمین: آگے کیا کرنے جا رہے ہیں آپ اس حوالے سے اس موضوع پر بولیں۔

وزیر محکمہ خزانہ: چونکہ معاملہ بڑا سنگین نوعیت اختیار کر چکا ہے۔ زمیندار سراپا احتجاج ہیں۔ اسمبلی نے معاملہ take up کیا ہے۔ تو اُس کے لئے میری ایک گزارش ہے آپ سے پوری اسمبلی سے کہ ایک کمیٹی تشکیل دیں (مداخلت) میری بات مکمل ہونے دیں۔ کمیٹی میں اپوزیشن اور حکومت کے ممبران ہوں۔ بیشک آپ کے چیمبر میں ہوں۔ QESCO کو بھی بلا لیتے ہیں انرجی ڈیپارٹمنٹ کو بھی بلا لیتے ہیں۔ جو ان کے درمیان تنازعہ چل رہا ہے وہ کمیٹی حل کر دے جو dues گورنمنٹ پہ ہونگے گورنمنٹ definitely اسے ادا کرے گی (مداخلت)۔ وہ مہربانی کر کے اسمبلی کی کارروائی آگے بڑھائیں۔ (مداخلت شور)

جناب چیئرمین: کارروائی آگے لے جاتے ہیں (مداخلت) یہ کمیٹی کی تجویز۔ (مداخلت شور) آپ کیا کہتے ہیں باقی تو بیٹھ جائیں میں کس کو بتا دوں (مداخلت۔شور) بیٹھ جائیں میں رولنگ دے دوں اُس کے بعد پھر۔ اب موضوع پر آتے ہیں۔ Ok۔

جناب نصراللہ خان زیرے: اگر مسئلہ حل نہیں ہوگا تو کارروائی آگے نہیں جائے گی۔

جناب چیئرمین: تو وہی حل کرنے جا رہے ہیں ناں۔کل بلاتے ہیں چیف QESCO کو انرجی ڈیپارٹمنٹ کے سیکریٹری کو بلاتے ہیں یہاں پر۔کل یہاں بلاتے ہیں دونوں کو۔حکومت اور اپوزیشن دونوں یہاں پر ہوں (مداخلت) بات سنیں آپ بیٹھ جائیں (مداخلت۔شور) اَب یہاں پر شور ہوگا تو آواز نہیں آئے گی ناں۔انہوں نے اپنا مؤقف پیش کر دیا ہے مجھے اپنا کام کرنے دیں۔

وزیر محکمہ خزانہ: بجلی بلوچستان نہیں دے رہی ہے، بجلی کی کمپنی دے رہی ہے۔آپ کمیٹی بنا دیں، رولنگ دے دیں سیکرٹری انرجی کو بلائیں، QESCO چیف کو بلالیں۔مسئلہ اسمبلی میں حل کر دیں۔اس سے بہتر حل کیا ہوسکتا ہے اِس کا۔

جناب چیئرمین: سیکرٹری صاحب! کل آپ کیسکو چیف اور سیکرٹری انرجی کو یہاں پر بُلا لیں۔ یہاں جتنے بھی ارکان ہوں گے اپوزیشن کے اور حکومت کے وہ یہاں آ کر بیٹھ جاتے ہیں۔دونوں ڈیپارٹمنٹس کے درمیان معاملات طے کر لیتے ہیں۔کل آپ اُن دونوں کو بُلا لیں (مداخلت) اِسی وجہ سے تو کل ہی بُلا رہے ہیں ناں۔کل بُلائیں گے یہاں پر سیکرٹری انرجی کو بُلائیں گے اور چیف کیسکو کو، اِنکے معاملات طے کرلیں گے حکومتی نمائندہ بھی ہوگا آپ لوگ بھی ہوں گے اُس میں (مداخلت شور) کل میٹنگ ہوگی۔میٹنگ میں معاملات طے پا جائیں گے (مداخلت) نہیں کارروائی بھی تو آگے چلانی ہے ناں۔ابھی تین چار گھنٹے point of order تو نہیں کیئے جائیں گے ناں۔بالکل کارروائی ہونی ہے اسمبلی کی۔

وزیر محکمہ خوراک و بہبود آبادی: چیئرمین صاحب! ہمیں بھی سن لیں ناں۔

جناب چیئرمین: جی سردار کھیتران۔سردار کھیتران صاحب! بتائیں (مداخلت) اب اُن کے جیب میں تو پیسے نہیں ہیں کہ ان کو دے دیں۔یقین دہانی تو کرائی ہے ناں آپ کو (مداخلت شور) مَیں نے آپ کو فلور دے دیا ہے آپ جا کے بات کریں۔جی آپ جائیں (مداخلت شور) تو اِسی وجہ سے بلایا ہے ناں کیسکو چیف کو (مداخلت شور) مولانا صاحب! بلایا ہے ناں اُن کو۔مَیں نے رولنگ دے دی ہے (مداخلت شور) یہ طریقہ نہیں ہے ناں آپ اپنی جگہ پر جائیں (مداخلت شور)۔

(اپوزیشن اراکین سیکرٹری اسمبلی کے ڈیسک کے سامنے آکر مسلسل بولتے رہے)

جناب چیئرمین: ملک صاحب! لے جائیں اپنے دوستوں کو (مداخلت شور) جس نے وعدہ کیا ہے وہ ہاؤس چھوڑ کے چلا گیا اپنے دوستوں کو بُلائیں (مداخلت شور)۔

وزیر محکمہ خوراک و بہبود آبادی: چیئرمین صاحب! آپ نے فلور مجھے دیا ہے (مداخلت شور) میں ایک

suggestion دے رہا ہوں (مداخلت شور)۔

جناب چیئرمین: دیکھیں بات سنیں ایک کام کرتے ہیں (مداخلت) ملک صاحب! ایک منٹ مَیں آپ کو دوں گا (مداخلت) اگر آپ لوگوں نے طریقے اور سلیقے کے ساتھ یہاں پر بات کرنی ہے تو میں حاضر ہوں otherwise اس طرح پھر میں آپ لوگوں کو اجازت نہیں دے سکتا (مداخلت شور) ہم دس منٹ کا وقفہ لیتے ہیں دس منٹ میں آپ آجائیں دونوں، اپوزیشن بھی آجائے حکومت بھی آجائے میرے چیمبر میں آجائیں، وہاں پر پہلے معاملات طے کرتے ہیں کہ کس انداز میں بات کرنی ہے۔ دس منٹ کا وقفہ ہے۔ آپ لوگ آجائیں اس طرح ہاؤس نہیں چلے گا۔ دونوں پارٹیاں؟ آجائیں یہاں میرے چیمبر میں بات کرلیں مجھ سے۔ سیکرٹری صاحب! 10 منٹ کا وقفہ دے دیا۔

(اجلاس کی کارروائی دوبارہ جناب قادر علی نائل، چیئرمین کی صدارت میں 06 بجکر 10 منٹ پر شروع ہوئی)

جناب چیئرمین: میرے خیال میں اس معاملے میں مَیں اپنی ایک آخری رولنگ دے دوں۔ پھر اُس کے بعد آگے لے جاتے ہیں معاملات۔ صحیح ہے۔ ثناء بھائی! آپ بیٹھ جائیں۔ یہ جو معاملہ کیسکو کا ہے اور زمینداروں کا ہے۔ ہم سب یہاں آئے ہوئے ہیں عوام کا mandate لے کر بلوچستان کے ہر حصے میں زمینداری ہورہی ہے۔ حکومت اور اپوزیشن کو بھی شدت سے احساس ہے کہ زمیندار جو خسارے میں جارہے ہیں کیسکو کے معاملات کے حوالے سے۔ یا حکومتی سُست روی کی وجہ سے۔ تو مَیں بحیثیت چیئرمین رولنگ دیتا ہوں (مداخلت) مَیں اپنی رولنگ دے دوں ملک صاحب! پلیز۔ پلیز آپ بیٹھ جائیں پھر اس کے بعد آپ اپنی بات کرلیں۔ آپ dictate نہ کریں مَیں رولنگ دے رہا ہوں۔ مَیں بحیثیت چیئرمین رولنگ دیتا ہوں کہ آج ہی سے کیسکو بجلی بحال کردے زمینداروں کے جتنے بھی ہیں۔ مَیں رولنگ دے رہا ہوں کہ آج ہی سے کیسکو ذمہ دار ہے کہ وہ بجلی چھ گھنٹے بحال کردے زمینداروں کی۔ اور اُس کے بعد حکومت دس دن کے اندر اپنے معاملات طے کرلی گی۔ یہ میری رولنگ ہے یہ نوٹ ہوگئی ہے۔ اگر رولنگ پر بات نہیں ہوگی تو پھر یہ اِس چیئر کی اور ہاؤس کی، اِس اسمبلی کی تحقیر ہوگی۔ اس اسمبلی کی تحقیر ہوگی۔ پھر مجھ سمیت کسی کو بھی یہاں بیٹھنے کا کوئی حق نہیں ہوگا۔ اگر چیئر کی رولنگ کی اہمیت نہیں ہوگی تو پھر آپ سمیت، میرے سمیت کسی کو یہاں پر بیٹھنے کا کوئی حق نہیں ہوگا۔ مَیں نے رولنگ دے دی کہ آج ہی بجلی بحال کریں دس دن کے اندر جو ہے حکومت، اپوزیشن اور یہ اسمبلی جو ہے معاملات طے کرلیں گے اُس کی (مداخلت شور) جی سردار کھیتران صاحب۔

(اس موقع پر اپوزیشن کے اراکین اپنی اپنی سیٹوں سے اُٹھ کر اسپیکر ڈیسک کے سامنے احتجاج کیلئے کھڑے ہوئے)

وزیر محکمہ خوراک و بہبود آبادی: جناب چیئرمین! آپ کی رولنگ آگئی ہے کارروائی کو آگے بڑھائیں ایسا نہیں چلے گا کہ یہ جو ہے ناں آپ کے اسٹیج کے سامنے کھڑے ہو کے جو بھی کہیں گے۔ کل کہیں گے چیف منسٹر استعفیٰ دے دیں، پھر ان کے کہنے پر چیف منسٹر استعفیٰ دے گا کیا؟ (مداخلت شور)۔

جناب چیئرمین: یہ طریقہ صحیح نہیں ہے۔ آپ لوگ بیٹھ جائیں۔ گورنمنٹ کو مَیں نے پابند کردیا ہے۔ دس دن کے اندر اُن کے جتنے بھی معاملات ہیں، مَیں نے deadline بھی دے دی ہے کہ دس دن کے اندر جو یہ معاملات کیسکو طے کرے۔ اور آج ہی سے کیسکو جو ہے بجلی بحال کرلے۔ اور حکومت جو ہے دس دن کے اندر اُن کے معاملات tackle کرلے جو کچھ بھی ہو۔ مَیں نے بتادیا ہے کہ بجلی آج ہی بحال کردیں۔ آج ہی سے ہوجائیگا (مداخلت) جی بالکل کرالیں گے۔ مَیں آپ لوگوں کو surety دیتا ہوں کہ یہ معاملات مَیں کرلوں گا۔ مَیں بتارہا ہوں جی سردار کھیتر ان صاحب! آپ surety دے دیں کہ یہ معاملات کس طرح حل ہونگے۔

وزیر محکمہ خوراک و بہبود آبادی: شکریہ جناب چیئرمین صاحب۔ گزارش یہ ہے کہ یہ ایک آپ کی آواز نہیں ہے ابھی یہ پورے ہاؤس کی آواز بن گئی۔ آپ کی رولنگ آگئی اس اسمبلی کا حکم چلا گیا کیسکو کو کہ immediately بجلی بحال کریں۔ اور آپ نے اُن کو deadline دے دی ہے اگر وہ اس مسئلہ کو حل نہیں کرینگے تو وہ توہین اسمبلی ہوگی۔ اور ہم سب اُس میں ان کے ساتھ، ساتھ توہین کا نوٹس دینگے۔ privilege motion لائیں گے۔ تو آپ کی رولنگ آگئی ہے۔ مہربانی کر کے اپوزیشن والوں کو کہیں کہ تشریف رکھیں۔ کارروائی آگے چلائیں please جناب چیئرمین کارروائی کو آگے بڑھائیں پھر اذان ہوگی۔

جناب چیئرمین: وزیر خزانہ صاحب بھی یہاں بیٹھے ہوئے ہیں پوری حکومت بیٹھی ہوئی ہے مَیں نے بتادیا ہے کہ دس دن کے اندر ان کے معاملات طے کرلیں (مداخلت) واجبات کی مَیں بات کررہا ہوں۔ آپ بھی dictate نہ کریں بیٹھیں (مداخلت) آپ سُنیں مَیں نے بتا دیا ہے مَیں نے رولنگ دے دی۔ ملک سکندر صاحب! اپوزیشن لیڈر صاحب! اس طرح آپ Chair کے ساتھ تعاون نہیں کررہے ہیں۔

(مداخلت) مَیں نے رولنگ دے دی مَیں نے بتادیا۔ جو میری ذمہ داری تھی مَیں نے اپنی ذمہ داری نبھائی ہے مَیں نے بتادیا ہے (مداخلت شور) سنیں وہ بتارہے ہیں آپ کو surety دے رہے ہیں حکومت بیٹھی ہوئی ہے یہاں پر جی منسٹر صاحب۔ وہ گارنٹی دے رہے ہیں آپ ان کی سنیں۔

وزیر محکمہ خزانہ: جناب اسپیکر! جس طرح آپ نے رولنگ دی بڑا اچھا کیا ہے (مداخلت شور)۔

جناب چیئرمین: آپ لوگ بیٹھ جائیں۔ تاکہ ان معاملات کو آگے لیجائیں پابند کردیا ہے آپ سنیں اُن کو (مداخلت شور) آپ لوگ بیٹھ جائیں جی منسٹر صاحب۔

وزیر محکمہ خزانہ: جناب اسپیکر! جس طرح آپ نے رولنگ دی۔ بحیثیت حکومتی رکن مَیں آپ کی رولنگ کا خیر مقدم کرتا ہوں۔ بڑی اچھی رولنگ آپ نے دی ہے۔ (ڈیسک بجائے گئے) انشاءاللہ تعالیٰ دس دن کے اندر اندر جو ہے کیسکو کو ہم بلائیں گے۔ اور انرجی ڈیپارٹمنٹ کے ساتھ بیٹھا کے جو بھی ان کے معاملات ہیں جو بھی تنازعہ ہے، وہ حل کریں گے۔ اگر ضرورت پڑی تو ہم فیڈرل گورنمنٹ سے بھی مدد لیں گے (مداخلت) اور میرا خیال یہ ہے۔

جناب چیئرمین: بیٹھ جائیں بیٹھ جائیں اپنی چیئر پر پلیز۔ ابھی حکومت کی ذمہ داری ہے۔ جی آپ اپنی final بات بتادیں تاکہ مَیں کارروائی آگے لے جاؤں (مداخلت) مَیں نے جو رولنگ دینی تھی وہ مَیں نے دے دی ہے باقی حکومت کی ذمہ داری ہے کہ وہ معاملات کو آگے لے جائیں (مداخلت) مَیں نے رولنگ دے دی ہے کہ بجلی بحال کریں اگر اسمبلی کی کوئی حیثیت ہے یا آپ لوگوں کی کوئی حیثیت ہے تو آپ کی بات سنی جائیگی جب آپ کی اور ہماری کوئی یہاں پر حیثیت نہیں ہے تو پھر ہماری رولنگ پر توجہ نہیں دی جائیگی (مداخلت شور) بیٹھ جائیں آپ لوگ (مداخلت) یہ ہزارہ ٹاؤن کا issue نہیں ہے یہ ہزارہ ٹاؤن کا مسئلہ نہیں ہے۔ آذان ہو رہی ہے بیٹھ جائیں۔

(خاموشی۔ اس موقع پر آذان مغرب شروع ہوئی)

جناب چیئرمین: یہ مہمان آئے ہوئے ہیں، میں welcome کروں۔ مَیں FDI آرگنائزیشن اسلام آباد سے تعلق رکھنے والی عظمیٰ یعقوب صاحبہ اور ان کے ساتھیوں کو بلوچستان صوبائی اسمبلی آمد پر خوش آمدید کہتا ہوں۔۔۔ (مداخلت) بہت اجازت دے دی ہے ملک صاحب! ملک صاحب! ایک بات سنیں اس کو آگے لے جانا ہے بس۔

وزیر محکمہ خزانہ: جناب اسپیکر میں (مداخلت)

جناب چیئرمین: ایک منٹ یہ بات کرلیں اس کے بعد پھر آپ۔

وزیر محکمہ خزانہ: جناب اسپیکر! جس طرح آپ کی پوری اسمبلی کی آواز بن کر اور پورے بلوچستان کی آواز بن کر آپ نے رولنگ دی، بحیثیت حکومتی ممبر میں آپ کی رولنگ کا خیر مقدم کرتا ہوں۔ اور جس طرح آپ نے

کیسکو کو کہا کہ ابھی سے جو ہے زمینداروں کی بجلی بحال کردیں۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ یہ صرف ایک فرد کا یا ایک طبقے کا مسئلہ نہیں بلکہ پورے بلوچستان کا مسئلہ ہے اور ہزاروں لاکھوں لوگ جو ہیں اس وجہ سے ان کا روزگار متاثر ہورہا ہے جناب چیئرمین میں آپ کی رولنگ کے مطابق انشاء اللہ وتعالیٰ کیسکو کے جو ذمہ داران ہیں ان کے ساتھ بیٹھیں گے اور ہماری انرجی ڈیپارٹمنٹ کو بھی بلائیں گے۔ اور اگر کوئی ضرورت پڑی تو انشاء اللہ تعالیٰ وفاق سے بھی رابطہ کرینگے اور کوشش کرینگے کہ یہ دس دنوں کے اندر اندر یہ مسئلہ کسی طرف بڑھ جائے اور حل ہوجائے۔

جناب چیئرمین: شکریہ۔ کارروائی آگے لیجاتے ہیں بس بہت ہوگیا ملک صاحب! بات ہوگئی۔ سب کچھ clear ہوگیا۔ جی ملک صاحب۔

ملک نصیر احمد شاہوانی: بات یہ ہے جناب چیئرمین صاحب ہمیں اِس کرسی سے بہت پیار ہے اس کرسی پر بیٹھے ہوئے جتنے ہمارے اسپیکر صاحب اور ان کا بڑے ادب اور بڑے احترام سے میں سر جھکا کے احترام کرتا ہوں۔ اس سے پہلے جتنی رولنگز ہوئی ہیں کاش اگر اُن پر عملدر آمد ہوتا تو پھر میں آج کے سامنے کھڑے ہوکر اتنی بدمعاشی یا اتنی بدمزگی نہیں کرتا۔ اس کرسی پر بیٹھے ہوئے ہمارے جتنے بھی اسپیکر صاحبان گزرے ہیں، انہوں نے اس کرسی کی وہی وقعت چھوڑی ہے جس کی وجہ سے آج ہم آپ کے سامنے کھڑے ہیں۔ اس بات پر آپ چار، پانچ دفعہ ہمارے اسپیکر قدوس بزنجو صاحب نے رولنگ نہیں دی ''کہ آج سے بلوچستان کی بجلی کی بحالی کیلئے سیکرٹری صاحب! ان کو letter لکھ دیں''۔ پانچویں دن بلوچستان میں بجلی نہیں تھی۔ وہ بھی زمینداروں نے ہڑتال کرکے اپنے ہی ہڑتال جوان کا احتجاج تھا اس کی وجہ سے ہماری بجلی بحال ہوئی۔ اس حکومت کی بھی اگر کوئی حیثیت نہیں ہے اس کرسی کی بھی حیثیت نہیں ہے یہ بہت بڑا ایوان ہے ہمارے سارے لوگ دیکھتے ہیں۔ یہاں پر ان کی قسمتوں کے فیصلے ہوتے ہیں۔ اور ہم لوگ اس میں اس طرح بے بس بیٹھے ہوئے ہیں، ہمارا سیکرٹری، ہمارا منسٹر خزانہ کہتے ہیں یہ کیسکو پرائیویٹ ادارہ ہے اس کو ہم کچھ نہیں کہہ سکتے۔ آیا اس کو یہ اختیار کس نے دیا ہے کہ آپ پورے بلوچستان کے لاکھوں لوگوں کی بجلی منقطع کرکے ان کو اربوں کھربوں روپے کا نقصان پہنچائیں؟۔ اُن کے فصلوں کو راکھ کا ڈھیر کردیں؟۔ ان کے بچوں کو نان شبینہ کا محتاج کردیں؟۔ پینے کے پانی سے محروم رکھیں؟۔ مَیں نے جس طرح آپ سے بڑے احترام سے کہا مغربی بائی پاس سے دن میں ایک ہزار سے زیادہ ٹینکر ہزارہ ٹاؤن کی طرف جاتے ہیں۔ ایک میں یہی کہوں کہ آج آپ لوگوں نے اپنے ٹیوب ویلز بند رکھنے ہیں کسی کو پانی نہیں دینا ہے۔ تو آپ ہزارہ ٹاؤن جاسکتے ہیں جناب چیئرمین صاحب خدا کی قسم واللہ کہ اگر ایک

گھنٹہ وہاں پر پانی نہیں ہوگا آپ کو گھسنے نہیں دینگے۔

جناب چیئرمین: اس میں کوئی شک نہیں ہے، پورے بلوچستان کا مسئلہ ہے۔

ملک نصیر احمد شاہوانی: آج پورا بلوچستان جناب چیئرمین صاحب اس لئے سراپا احتجاج ہے یہ ہم لوگوں سے پوچھنا چاہتے ہیں۔آپ میری بات سنیں اس کے بعد میں جانتا ہوں کہ اس حکومت سے کچھ نہیں ہوتا بات پھر بھی احتجاج پر جائے گی۔ میں کہتا ہوں اسی پر میں یہ اعلان کرونگا تا کہ بلوچستان کے عوام گواہ ہوں کہ ہم نے آپ کی بات کی اس کے بعد بھی حکومت اپنی بات سے ٹس سے مَس نہیں ہوئی۔آپ کی حکومت نے آپ کی بجلی بحال نہیں کی۔سال میں آپ کا ایک سیزن ہوتا ہے۔آپ کے سارے فصلات، باغات راکھ کا ڈھیر بن گئے۔ اُس کی ذمہ دار یہی حکومت ہے۔یہی نااہل حکومت ہے۔یہی بیدرد حکومت ہے۔یہی یزید حکومت ہے۔یہی بد بخت حکومت ہے۔یہ سب کچھ کا سودا کر کے آج اُن کرسیوں پر بیٹھے ہوئے ہیں۔خدا کی قسم افسوس کا مقام ہے ایسے زمیندار بیٹھے ہوئے ہیں 80 سال کے زمیندار دیکھ کر آنکھوں میں آنسو آجاتے ہیں جناب۔اِس کو بیٹھاؤ جناب! یہ بھی اُسی طرح سرسبز علاقے سے آیا ہوا ہے۔کاش، کاش آج جناب چیئرمین صاحب!

جناب چیئرمین: شکریہ ملک صاحب شکریہ۔وقفہ سوالات کی طرف جاتے ہیں، میرزابدعلی ریکی صاحب! آپ اپنا سوال نمبر313 دریافت فرمائیں۔

ملک نصیر احمد شاہوانی: جناب چیئرمین صاحب دو باتیں کرونگا اس کے بعد پھر آپ سارا دن three one three چلائیں میں جانتا ہوں کہ یہ three one یہ سوال ہم پوچھیں گے نہیں آپ سے۔ہم جو سوال پوچھ رہے ہیں اس کا جواب دیدیں یہ ہمارے سوالات ہیں اِن کو مؤخر کر دیں۔

جناب چیئرمین: رولنگ دے دی ہے حکومت کا مؤقف آ گیا۔اب دو گھنٹے سے ہم اس پر بحث کر رہے ہیں

ملک نصیر احمد شاہوانی: جناب چیئرمین صاحب! یہ سوالات کی کوئی اہمیت نہیں ہے۔ اِن کو defer کر دیں۔

جناب چیئرمین: صحیح ہے سوالات (مداخلت)

ملک نصیر احمد شاہوانی: اس موضوع پر بولیں کہ بجلی بحال ہوتی ہے پھر بند ہوتی ہے نہیں ہوتی ہے اس کے بعد جو ہے۔

جناب چیئرمین: وقفہ سوالات مؤخر کیا جاتا ہے۔جی ثناء بھائی۔

جناب ثناءاللہ بلوچ: جناب چیئرمین آپ نے مجھے مائیک دیا ہے۔

جناب چیئر مین: آپ کس موضوع پر اسی موضوع پر؟۔

جناب ثناءاللہ بلوچ: sir آپ سنیں تو صحیح کہ میں کس موضوع پر بول رہا ہوں۔اس طرح تو نہیں ہوتا ہے حکم ہے پہلی کا سبق تو نہیں پڑھ رہا ہوں کہ آپ کو بتاؤں کہ صفحہ نمبر اور سبق۔

جناب چیئر مین: نہیں بتانا چاہیے ناں کہ آپ کس point پر کھڑے ہوئے ہیں اُس کے بغیر میں کیسے آپ کو اجازت دے دوں گا؟۔

جناب ثناءاللہ بلوچ: جناب چیئر مین! جب ہم نے سوالات مؤخر کئے۔میں صرف It is a matter of public importance. اب جب ہم اس وقت سڑکوں سے آرہے تھے (مداخلت)

جناب چیئر مین: پانچ منٹ سنیں ثناء بھائی کو سنیں۔۔۔

وزیر محکمہ پبلک ہیلتھ انجینئرنگ وواسا: آپ نے رولنگ دیدی ہے۔

جناب چیئر مین: دمڑ صاحب بیٹھ جائیں۔

جناب ثناءاللہ بلوچ: دمڑ صاحب بیٹھ جائیں۔

وزیر محکمہ پبلک ہیلتھ انجینئرنگ وواسا: رولنگ کے باوجود کیا اب بھی ان کو بولنے کا حق حاصل ہے کہ ہم ایک دوسرے کے پیچھے بول رہے ہیں۔

جناب ثناءاللہ بلوچ: دمڑ صاحب بیٹھ جائیں ہوگیا ہوگیا دمڑ صاحب ہوگیا (مداخلت شور)۔

وزیر محکمہ پبلک ہیلتھ انجینئرنگ وواسا: کیوں بیٹھ جائیں بھئی؟ (مداخلت شور)۔

جناب چیئر مین: بیٹھ جائیں Order in the house

وزیر محکمہ پبلک ہیلتھ انجینئرنگ وواسا: کاروائی کو آگے بڑھادیں ہم آپ کو سن سن کے تھک گئے ہیں۔ آپ جو کچھ بولتے ہو بولتے رہتے ہو۔اس طرح تو نہیں ہوسکتا بھائی آگے کاروائی بڑھادیں (مداخلت شور)۔

جناب چیئر مین: please آپ لوگ بیٹھ جائیں، بیٹھ جائیں آپ لوگ، Order in the House. (مداخلت شور) Order in the House، اصغر ترین صاحب بیٹھ جائیں۔آپ ان کو بیٹھائیں، Order in the house جو توجہ دلاؤ نوٹسز دیئے ہیں ان کو بھی اگلے اجلاس کے لئے مؤخر کرتے ہیں (مداخلت شور) سیکرٹری اسمبلی رخصت کی درخواستیں پڑھیں۔

جناب طاہر شاہ کاکڑ (سیکرٹری اسمبلی): سردار محمد صالح بھوتانی صاحب کوئٹہ سے باہر ہونے کی بنا آج کی نشست میں شرکت کرنے سے قاصر رہیں گے۔

جناب چیئرمین: آیا رخصت منظور کی جائے؟ رخصت منظور ہوئی۔

سیکرٹری اسمبلی: سردار یار محمد رند صاحب کوئٹہ سے باہر ہونے کی بنا آج کی نشست میں شرکت کرنے سے قاصر رہیں گے۔

جناب چیئرمین: آیا رخصت منظور کی جائے؟ رخصت منظور ہوئی۔

سیکرٹری اسمبلی: نوابزادہ طارق مگسی صاحب کوئٹہ سے باہر ہونے کی بنا آج کی نشست میں شرکت کرنے سے قاصر رہیں گے۔

جناب چیئرمین: آیا رخصت منظور کی جائے؟ رخصت منظور ہوئی۔

Order in the House. مبین! Order in the House. کورم کے لئے گھنٹیاں بجائی جائیں

(اِس مرحلہ میں کورم کی گھنٹیاں بجائی گئیں)

جناب چیئرمین: سیکرٹری صاحب گنتی کرلیں کورم پورا ہے؟۔ جی رخصت کی درخواستیں پڑھیں۔

سیکرٹری اسمبلی: میر نصیب اللہ مری صاحب نے کوئٹہ سے باہر ہونے کی بنا آج اور 31 مارچ کی نشستوں سے رخصت منظور کرنے کی درخواست کی ہے۔

جناب چیئرمین: آیا درخواست منظور کی جائے؟ درخواست منظور ہوئی۔

سیکرٹری اسمبلی: نوابزادہ گہرام بگٹی صاحب نے کوئٹہ سے باہر ہونے کی بنا آج کی نشست سے رخصت منظور کرنے کی درخواست کی ہے۔

جناب چیئرمین: آیا درخواست منظور کی جائے؟ درخواست منظور ہوئی۔

سیکرٹری اسمبلی: مُکھی شام لال صاحب نے کوئٹہ سے باہر ہونے کی بنا آج کی نشست سے رخصت منظور کرنے کی درخواست کی ہے۔

جناب چیئرمین: آیا درخواست منظور کی جائے؟ درخواست منظور ہوئی۔

سیکرٹری اسمبلی: محترمہ زینت شاہوانی صاحبہ نے کوئٹہ سے باہر ہونے کی بنا آج کی نشست سے رخصت منظور کرنے کی درخواست کی ہے۔

جناب چیئرمین: آیا درخواست منظور کی جائے؟ دوخواست منظور ہوئی۔

سیکرٹری اسمبلی: محترمہ بانو خلیل صاحبہ نے ناسازی طبیعت کی بنا آج کی نشست سے رخصت منظور کرنے کی درخواست کی ہے۔

جناب چیئرمین: آیا رخصت منظور کی جائے؟ درخواست منظور ہوئی۔

سیکرٹری اسمبلی: محترمہ زبیدہ بی بی صاحبہ نے نجی مصروفیات کی بنا آج کی نشست سے رخصت منظور کرنے کی درخواست کی ہے۔

جناب چیئرمین: آیا درخواست منظور کی جائے؟ درخواست منظور ہوئی۔

سیکرٹری اسمبلی: رخصت کی درخواستیں ختم۔

جناب چیئرمین: **سرکاری کارروائی برائے قانون سازی۔**

جناب چیئرمین: بلوچستان ڈویلپمنٹ اینڈ Maintenance آف انفراسٹرکچر سیس کا مسودہ قانون 2021ء (مسودہ قانون نمبر 8 مصدرہ 2021ء) کا پیش و منظور کیا جانا۔

جناب چیئرمین: وزیر برائے محکمہ خزانہ، بلوچستان ڈویلپمنٹ اینڈ Maintenance آف انفراسٹرکچر سیس کا مسودہ قانون 2021ء (مسودہ قانون نمبر 8 مصدرہ 2021ء) ایوان میں پیش کریں۔

وزیر محکمہ خزانہ: مَیں ظہور احمد بلیدی، وزیر برائے محکمہ خزانہ، بلوچستان ڈویلپمنٹ اینڈ Maintenance آف انفراسٹرکچر سیس کا مسودہ قانون 2021ء (مسودہ قانون نمبر 8 مصدرہ 2021ء) ایوان میں پیش کرتا ہوں۔

جناب چیئرمین: بلوچستان ڈویلپمنٹ اینڈ Maintenance آف انفراسٹرکچر سیس کا مسودہ قانون 2021ء (مسودہ قانون نمبر 8 مصدرہ 2021ء) ایوان میں پیش ہوا۔

جناب چیئرمین: وزیر برائے محکمہ خزانہ! بلوچستان ڈویلپمنٹ اینڈ Maintenance آف انفراسٹرکچر سیس کا مسودہ قانون 2021ء (مسودہ قانون نمبر 8 مصدرہ 2021ء) کی بابت تحریک پیش کریں۔

وزیر محکمہ خزانہ: میں ظہور احمد بلیدی وزیر برائے محکمہ خزانہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ بلوچستان ڈویلپمنٹ اینڈ Maintenance آف انفراسٹرکچر سیس کا مسودہ قانون 2021ء (مسودہ قانون نمبر 8 مصدرہ 2021ء) کی بابت قواعد وانضباط کار بلوچستان صوبائی اسمبلی مجریہ 1974ء کے قاعدہ 84 اور (2)85 کے تقاضوں سے مستثنٰی قرار دیا جائے۔

جناب چیئرمین: تحریک پیش ہوئی۔ آیا بلوچستان ڈویلپمنٹ اینڈ Maintenance آف انفراسٹرکچر سیس کا مسودہ قانون 2021ء (مسودہ قانون نمبر 8 مصدرہ 2021ء) کو قواعد وانضباط کار بلوچستان صوبائی اسمبلی مجریہ 1974ء کے قاعدہ 84 اور (2)85 کے تقاضوں سے exempt قرار دیا جائے؟

آوازیں ہاں یاناں

جناب چیئر مین: تحریک منظور ہوئی ۔بلوچستان ڈویلپمنٹ اینڈ Maintenance آف انفراسٹرکچر سیس کا مسودہ قانون 2021ء (مسودہ قانون نمبر 8 مصدرہ 2021ء) کوقواعد وانضباط کار بلوچستان صوبائی اسمبلی مجریہ 1974ء کے قاعدہ 84 اور (2)85 کے تقاضوں سے exempt قرار دیا جاتا ہے۔

جناب چیئر مین: وزیر برائے محکمہ خزانہ! بلوچستان ڈویلپمنٹ اینڈ Maintenance آف انفراسٹرکچر سیس کا مسودہ قانون 2021ء (مسودہ قانون نمبر 8 مصدرہ 2021ء) کی بابت اگلی تحریک پیش کریں۔

وزیر محکمہ خزانہ: میں ظہور احمد بلیدی وزیر برائے محکمہ خزانہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ بلوچستان ڈویلپمنٹ اینڈ Maintenance آف انفراسٹرکچر سیس کا مسودہ قانون 2021ء (مسودہ قانون نمبر 8 مصدرہ 2021ء) کوفی الفور زیر غور لایا جائے (مداخلت شور)۔

جناب چیئر مین: بیٹھ جائیں آپ تحریک پیش ہوئی۔آیا بلوچستان ڈویلپمنٹ اینڈ Maintenance آف انفراسٹرکچر سیس کا مسودہ قانون 2021ء (مسودہ قانون نمبر 8 مصدرہ 2021ء) کوفی الفور زیر غور لایا جائے؟۔

جناب چیئر مین: تحریک منظور ہوئی۔ بلوچستان ڈویلپمنٹ اینڈ Maintenance آف انفراسٹرکچر سیس کا مسودہ قانون 2021ء (مسودہ قانون نمبر 8 مصدرہ 2021ء) کوفی الفور زیر غور لایا جاتا ہے (مداخلت شور) آپ لوگ بیٹھ جائیں بات سنیں۔ یہ مَیں اسٹینڈنگ کمیٹی کے حوالے نہیں کرسکتا ہوں۔

جناب چیئر مین: وزیر برائے محکمہ خزانہ! بلوچستان ڈویلپمنٹ اینڈ Maintenance آف انفراسٹرکچر سیس کا مسودہ قانون 2021ء (مسودہ قانون نمبر 8 مصدرہ 2021ء) کی بابت اگلی تحریک پیش کریں۔

وزیر محکمہ خزانہ: میں ظہور احمد بلیدی وزیر برائے محکمہ خزانہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ بلوچستان ڈویلپمنٹ اینڈ Maintenance آف انفراسٹرکچر سیس کا مسودہ قانون 2021ء (مسودہ قانون نمبر 8 مصدرہ 2021ء) کومنظور کیا جائے (مداخلت شور)۔

جناب چیئر مین: تحریک پیش ہوئی آیا بلوچستان ڈویلپمنٹ اینڈ Maintenance آف انفراسٹرکچر سیس کا مسودہ قانون 2021ء (مسودہ قانون نمبر 8 مصدرہ 2021ء) کومنظور کیا جائے۔

آوازیں ہاں یاناں

جناب چیئر مین: تحریک منظور ہوئی بلوچستان ڈویلپمنٹ اینڈ Maintenance آف انفراسٹرکچر سیس

کا مسودہ قانون 2021ء (مسودہ قانون نمبر 8 مصدرہ 2021ء) کو منظور کیا جاتا ہے۔

ایوان کی کارروائی۔

جناب چیئرمین: وزیر برائے محکمہ خزانہ! آئین کے آرٹیکل (3B)160 کے تحت این ایف سی ایوارڈ پر عملدرآمد کی پہلی ششماہی رپورٹ ایوان کی میز پر رکھیں۔

وزیر محکمہ خزانہ: میں ظہور احمد بلیدی وزیر برائے محکمہ خزانہ، آئین کے آرٹیکل (3B)160 کے تحت این ایف سی ایوارڈ پر عملدرآمد کی پہلی ششماہی رپورٹ ایوان کی میز پر رکھتا ہوں۔

جناب چیئرمین: این ایف سی ایوارڈ پر عملدرآمد کی پہلی ششماہی رپورٹ ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ آپ لوگ جا کر پڑھ لیں (مداخلت شور)۔

جناب چیئرمین: وزیر برائے محکمہ ایس اینڈ جی اے ڈی! بلوچستان پبلک سروس کمیشن کا سالانہ رپورٹ بابت مالی سال 2019ء ایوان کی میز پر رکھیں۔ جی محترمہ (مداخلت شور)۔

محترمہ ماہ جبین شیران (پارلیمنٹری سیکرٹری برائے محکمہ قانون و پارلیمانی امور/ترقی نسواں): میں ماہ جبین شیران، وزیر برائے محکمہ ایس اینڈ جی اے ڈی کی جانب سے بلوچستان پبلک سروس کمیشن کا سالانہ رپورٹ بابت سال 2019ء ایوان کی میز پر رکھتی ہوں۔۔۔(مداخلت۔شور)۔

جناب چیئرمین: بلوچستان پبلک سروس کمیشن کا سالانہ رپورٹ بابت مالی سال 2019ء ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

جناب چیئرمین: **مورخہ 24 مارچ 2021ء کی اسمبلی نشست میں باضابطہ شدہ تحریک التواء نمبر 1 پر بحیثیت مجموعی عام بحث۔**

جناب چیئرمین: جناب نصراللہ خان زیرے صاحب! آپ اپنی تحریک التواء نمبر 1 پر بحث کا آغاز کریں (مداخلت)

جناب چیئرمین: بیٹھ جائیں بیٹھیں مجھے اچھی طرح معلوم ہے کہ مَیں نے کیا کرنا ہے بیٹھ جائیں آپ (مداخلت شور) .Order in the House نصراللہ زیرے صاحب۔

جناب نصراللہ خان زیرے: جناب چیئرمین! اس سے پیشتر کہ میں چمن میں دھماکے پر بحث کا آغاز کروں اس سے پہلے میں تفتان، کوئٹہ شاہراہ پر 24 مارچ کو جو ٹریفک حادثہ ہوا جس میں عبدالمالک بڑیچ اور اُن کے خاندان کے 8 افراد شہید ہوئے اُنہیں خراج عقیدت پیش کرتا ہوں، تعزیت کرتا ہوں۔

جناب چیئر مین! یہ اتنا المناک سانحہ تھا، کل میں وہاں گیا اُن کے گھر نوشکی اُنہوں نے جو مجھے بتایا کہ ہمارے گھر کے 9 میں سے 8 افراد اُس حادثہ میں شہید ہو گئے تھے۔ جناب چیئر مین! یہ بہت افسوس ناک خبر ہے۔

جناب چیئر مین: کورم کی نشاندہی کر لی گئی ہے، کورم کی گھنٹیاں بجائی جائیں۔

جناب چیئر مین: کورم پورا نہ ہو سکا لہٰذا اسمبلی کا اجلاس مورخہ 31 مارچ 2021ء بوقت شام 4:00 بجے تک ملتوی کیا جاتا ہے۔

(اسمبلی کا اجلاس شام 7 بجکر 20 منٹ پر اختتام پذیر ہوا)

☆☆☆